ٹیلیفون نمبر ۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ وفا۔ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ٹیلیفون لائن کی خرابی کی وجہ سے اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

افسوس آج جمعدار حیات محمد صاحب جہلمی مہاجر اور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۸۲ سال کی عمر میں فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون جنازہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھایا اور مرحوم کو قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

حافظ محمد رمضان صاحب نے اپنے بچہ کے عقیقہ کی تقریب پر دعوت دی۔ جس میں حفاظ اور غربا کو خصوصیت سے مدعو کیا گیا۔

جلد ۳۴ | ۱۵ ماہ وفا ۱۳۲۵ ش | ۱۵ شعبان ۱۳۶۵ھ | ۱۵ جولائی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۶۴

جماعت احمدیہ کی جانی اور مالی قربانیاں

کیا مخالفین کو خاموش کرنے کیلئے کافی نہیں

(از ایڈیٹر)

اخبار "زمزم" (۱۱ جولائی) نے اس بات پر تعجب اور حیرت کا اظہار کیا ہے کہ "پنجاب کا اسلامی پریس آجکل قادیانیوں اور تحریک قادیانیت سے بڑا نرم سلوک کر رہا ہے۔ جو لوگ فاتح قادیان کہلاتے تھے۔ اور جنھوں نے کبھی ردّ قادیانیت کے جرم عظیم کی پاداش میں سجن و زنداں کو آباد کیا تھا۔ وہ آج خاموش ہیں۔ اور شائد حالات کی رفتار بھی یہی ہے کہ انہیں خاموش رہنا چاہیئے"

مگر حیرت کی بات یہ نہیں کہ پنجاب کے اسلامی پریس نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے رویہ میں کوئی تبدیلی پیدا کر لی ہے بلکہ یہ ہے کہ باوجود اسکے کہ زمانہ کہیں سے کہیں پہنچ گیا ہے تمام غیر مسلم فرقے باوجود شدید مذہبی اختلافات رکھنے کے مسلمانوں کے خلاف زیادہ سے زیادہ متحد اور مضبوط ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور مسلمان ان لوگوں کی وجہ سے جو مسلمانوں میں فتنہ و فساد پیدا کرنا اپنا سب سے بڑا کارنامہ سمجھتے۔ اور ایک دوسرے کے استیصال میں منہمک رہنا ضروری خیال کرتے ہیں بے حد نقصان اٹھا رہے ہیں۔ ایسے لوگ ابھی تک موجود ہیں جو نہیں چاہتے کہ مسلمان کہلانے والے ایک دوسرے کی تخریب کو چھوڑ کر متحدہ و مشترکہ اغراض کے لئے متحد ہو جائیں بلکہ ان کی خواہش ہے کہ مسلمان اب بھی آپس میں لڑتے جھگڑتے رہیں حتیٰ کہ دشمن ہر پہلو سے ان پر غلبہ پا لے۔ اور وہ ذلیل و مقہور ہو کر رہ جائیں۔

پھر تجربہ اور مشاہدہ بھی کوئی چیز ہے یا نہیں۔ اگر ہے اور یقیناً ہے۔ تو جو لوگ ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کر کے دیکھ چکے ہیں۔ کہ وہ اس جماعت کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے۔ البتہ خود کئی رنگوں میں نقصان اٹھا چکے ہیں۔ کیا ضروری نہیں کہ وہ اس تجربہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اگر ابھی تک ان میں اتنی جرأت نہیں پیدا ہوئی کہ جماعت احمدیہ میں شریک ہو کر اسلام کی خدمت کریں۔ تو کم از کم جماعت احمدیہ کے راستہ میں روڑے تو نہ اٹکائیں۔ اور خاموش رہ کر دیکھیں کہ یہ مٹھی بھر جماعت کس بے جگری سے کفر کی خوفناک موجوں سے ٹکرا رہی اور کس طرح ظلمت اور تاریکی کی وادیوں میں مردانہ وار گھس کر شمع ہدائت روشن کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر اتنا بھی نہیں کر سکتا۔ بلکہ یہ چاہتا ہے۔ کہ مسلمان ایک دوسرے کے گلوگیر ہوتے رہیں۔ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں۔ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے رہیں۔ تو صاف ظاہر ہے کہ وہ اسلام کا خیر خواہ نہیں بلکہ دشمن ہے۔ وہ مسلمانوں کا ہمدرد نہیں بلکہ مارِ آستین ہے

"زمزم" کو خود اعتراف ہے کہ کئی لوگوں نے بڑے بڑے ساز و سامان کے ساتھ "قادیانیت کی تحریک" کے استیصال کی کوشش کی۔ اور سالہا سال تک کی مگر کیا قادیانیت کی تحریک ختم ہو گئی۔ اور سر سے بے کر پاؤں تک کوششیں کرنے والے اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ قادیانیت کی تحریک کو خدا تعالےٰ کے فضل سے دن دونی اور رات چوگنی ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ اور مخالفت کرنے والوں کے ہاتھ سوائے حسرت اور افسوس کے اور کچھ نہیں آیا۔ تو یہ کہاں کی عقلمندی ہے۔ کہ وہ یا ان کے پسماندگان یا ان کے پیچھے چلنے والے اس تجربہ شدہ نقصان کو آئندہ بھی برداشت کرتے رہیں۔ اور جہاں تک جلد ممکن ہو اس سے دستبردار نہ ہو جائیں گے۔

یہ تو تجربہ کا پہلو ہے۔ مشاہدہ کے متعلق بھی چند الفاظ عرض کئے جاتے ہیں۔ اس وقت اسلام کی خدمت کے لئے جماعت احمدیہ جس قدر جانی اور مالی قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ روئے زمین پر اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ اعلےٰ تعلیم یافتہ نوجوان دنیوی لحاظ سے اپنے شاندار اور روشن مستقبل کو نظر انداز کر کے بلکہ کئی ایک اعلےٰ ملازمتوں کو ترک کر کے سینکڑوں کی تعداد میں اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر چکے ہیں ان میں سے کئی ایک دنیا کے دور دراز ممالک میں انتہائی مشقت برداشت کرتے ہوئے تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں اور باقی اس وقت کے منتظر ہیں جب انہیں جانے کا حکم ملے۔ کیا یہ بے نظیر قربانی کی مثال نہیں

پھر غریب اور قلیل التعداد جماعت احمدیہ ایک سال میں جس قدر مالی قربانی اسلام کی خاطر کرتی ہے۔ اس کی بھی کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ ان دنوں "زمزم" ایک نوزائیدہ تحریک "مرکز تنظیم اہلسنت" کا بڑا پروپیگنڈا کر رہا ہے اس کے متعلق اسی پرچہ میں جس میں "زمزم" نے جماعت احمدیہ کی مخالفت مدھم پڑ جانے پر اظہار تعجب کیا ہے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں اول تو تمام "اسلامیان ہند" کو ایک آریہ "بھوارام جی" کے مقابلہ پر رکھ کر ان کی توہین و تذلیل کی ہے۔ پھر لکھا ہے۔ "فرزندان توحید کے دل میں اشاعت اسلام کا کسقدر جذبہ اور تبلیغ کے لئے کسقدر قربانی کا مادہ موجود ہے

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ایک لاکھ روپیہ کی مرکزی اپیل پر اس وقت تک ایک ہزار روپیہ بھی جمع نہیں ہوا۔ مرکز نے ایک لاکھ کی تقسیم کرتے ہوئے پچیس ہزار کی رقم ان اہلِ ہمت کے لئے چھوڑ دی تھی۔ جو اپنے حلقہ اثر و رسوخ میں سے پانچ پانچ یا اڑھائی اڑھائی یا کم از کم ایک ہزار روپیہ جمع کر کے مرکز کے حوالہ کریں۔ مگر افسوس کہ اس وقت تک ایک بھی دوست اس دعوت پر میدانِ عمل میں نہ نکلا۔"

اس کے بعد "اسلامیانِ ہند" کو یہ کھیڑ رسید کیا ہے کہ "اب ذرا اپنی ہمسایہ قوم کے ایک اولوالعزم فرد لالہ لعجو رام جی کی بلند ہمتی ملاحظہ ہو۔"

ان حالات میں جو لوگ جماعت احمدیہ کی شاندار مالی قربانیاں دیکھتے ہیں۔ ان کے سینوں میں اگر پتھر کے دل نہیں ہیں۔ تو وہ یقیناً متاثر ہوتے ہیں اور جماعت احمدیہ کے خلاف کسی امر میں حصہ لینے پر ان کے نفس ان کو ملامت کرتے ہیں۔ کہ کیا اسلام کی ایسی خدمتگذار جماعت کے خلاف کھڑا ہونا شرافت ہے۔ پھر جو ضمیر کی آواز سنتے ہیں۔ وہ اپنا قدم پیچھے ہٹا لیتے ہیں۔ اور جو دیدہ دانستہ مخالفت پر اڑے رہنا چاہتے ہیں۔ وہ ناجائز اور ناروا طریقوں سے اپنا بغض نکالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

کاش ایسے لوگ حالات زمانہ پر غور کریں۔ مشترکہ اغراض کے لئے مسلمانوں کے اتحاد کی اہمیت کو سمجھیں۔ جماعت احمدیہ کی دینی خدمات کی قدر و قیمت جانیں اور اپنے آپ کو کسی نہ کسی رنگ میں اسلام کے لئے مفید ثابت کریں۔

سپین کی شمالی سرحد سے پہلا خط

سپین میں داخل ہوتے وقت احمدی مجاہدین کے جذبات

محترم مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر اور مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب ساقی احمدی مجاہدین نے سپین کی سرحد سے ۹؍ جون ۱۹۴۶ء کو حسب ذیل مکتوب ارسال کیا ہے:-

آندیا ملک فرانس کا آخری سٹیشن ہے جو سرحد پر واقع ہے۔ جنوب کی طرف قریب ہی سمندر ہے۔ مشرق کی طرف سے ایک دریا سمندر میں آ کر گرتا ہے۔ دریا کے جنوبی کنارے پر رہنے والے سلطنت سپین میں شامل ہیں۔ اور شمالی جانب والے فرانس میں۔ دونوں کنارے والے فرانسیسی اور ہسپانوی زبانیں بخوبی جانتے ہیں۔ دریا پر پل ہے۔ جس کے ذریعے دونوں ملکوں کو ملایا گیا ہے۔ ریل کا بھی ایک پل ہے۔ مگر ریل آگے نہیں جاتی۔ کیونکہ دونوں ملکوں کے تعلقات خوشگوار نہ ہونے کی وجہ سے سرحد بند ہے۔ قلی آندیا سٹیشن سے [illegible] پر سامان لاد کر پل کے پار لے آتے ہیں۔ یہاں سے ٹیکسی لے کر ایرون تک ایک میل کے فاصلہ پر ریلوے سٹیشن ہے۔ وہاں ہم جائیں گے۔

سپین بھی یورپ کا ایک ملک ہے۔ سارے یورپ نے دو سو سال کے اندر حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ لیکن قابل غور امر یہ ہے کہ اس ترقی کا نتیجہ کیا نکلا۔ دنیا معبود حقیقی سے دور جا پڑی۔ بنی نوع انسان کو کرۂ ارض سے نیست و نابود کرنے کے لئے لگاتار اور پیہم کوشش۔ جنگ کی صورت میں ہولناک تباہی۔ حقیقی ہمدردی کا فقدان۔ لالچ۔ حرص۔ ظلم اور جور و جفا کا دور۔ موجودہ تہذیب و تمدن کا پھل ہے جو یورپ والے اس وقت کھانے پر مجبور ہیں۔

آج سے ساڑھے چودہ سو سال قبل جب شمس اسلام عرب میں طلوع ہوا۔ تو اس نے اپنی شعاعوں سے نہ صرف عرب ہی کی ظلمت و تاریکی اور جہالت و گمراہی کو دور کر کے حیوانوں کو حقیقی انسان بلکہ خدا رسیدہ انسان بنایا۔ بلکہ دوسرے ممالک کو بھی منور کیا اور سپین بھی ان ممالک میں سے ایک ہے۔ آج اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ذریعے ساری دنیا کو اسلام کے نور سے [illegible] خصوصاً مغربی دنیا کو۔ تا دنیا سے ظلم و فساد کا خاتمہ ہو۔ اور مختلف ملکوں۔ قوموں اور نسلوں میں حقیقی اخوت اور محبت قائم ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں یعنی موجودہ زمانہ کی ایجادات سے اسلام کی اشاعت اور دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے کام لیا جائے۔

اسی مقصد کے حصول کے لئے ہم آج ملک سپین میں داخل ہو رہے ہیں۔ لیکن ظاہری طور پر بے سر و سامان صرف دو آدمی۔ لوگ ہماری پگڑیاں اور لباس دیکھ کر تعجب کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کو کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے کیا مقصد کو رکھا ہے۔

طارق۔ مراکو اور الجزائر سے فوجیں لے کر جنوب کی طرف سے سپین میں داخل ہوا تھا۔ بنی نوع انسان کا پیدائشی حق آزادی ضمیر کو قائم کرنے کے لئے بیشک مقابلہ کے لحاظ سے بہت کم فوج اس کے ساتھ تھی مگر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ان کو فتح دی۔ میں اور میرا ساتھی ان سامانوں کے ساتھ سپین میں داخل نہیں ہو رہے۔ ہمارا ہتھیار تبلیغ اور دعا ہے۔ ہم بھی اونچے پہاڑوں کے درہ میں سے داخل ہو رہے ہیں۔ مگر جنوب سے نہیں شمال سے۔ ہماری فتح دلوں کا فتح کرنا ہے۔ مگر دل کو فتح کرنے کے لئے دوسرے دل سے طاقتور دل ہونا چاہیئے۔ دل کی طاقت کیا ہے۔ یہ کہ ہم حقیقی طور پر تقویٰ اور ہدایت پر قائم ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ سے گہرا تعلق رکھیں۔ تو انشاء اللہ ایسا دل جو خدا تعالیٰ کی محبت سے پر ہوگا ضرور دوسرے دل کو فتح کر کے رہیگا۔ احباب سے دعا کی خصوصیت سے درخواست ہے۔ سپین کے ساتھ ہمارا جو تعلق ہے۔ وہ ہر احمدی بھائی کو مجبور کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ طور پر ہمارے لئے دعا کرے۔ کہ ہمیں صحیح طور پر اسلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کی نمائندگی کرنے کی توفیق دے۔

ہے مسلم کا نگہباں بشیرالدین محمود احمدؓ

ایک غیر احمدی کے مخلصانہ جذبات

ہے اسلام کی شان بشیرالدین محمود احمدؓ — ہے دین کی جان بشیرالدین محمود احمدؓ

شان کو اسلام کی جس نے دوبالا کردیا — ہے وہ امیر کارواں بشیرالدین محمود احمدؓ

زندگی جس نے گذاری خدمتِ اسلام میں — ہے اسلام کا روحِ رواں بشیرالدین محمود احمدؓ

ان سے بہتر اب زمانے میں نہیں ہے کوئی — ہے کون خلیفۂ زماں بشیرالدین محمود احمدؓ

ہے کون مقابل آج امامِ وقت کے — مدعیٔ تفسیر قرآں بشیرالدین محمود احمدؓ

ہے جس کے علم کی زمانے میں بڑی دھوم — ہے رحمت کا نشاں بشیرالدین محمود احمدؓ

ہے کون آج جس نے کیا ہمارا علاج — ہے وہ مسیح الزماں بشیرالدین محمود احمدؓ

شہرت ہے جس نے پائی زمین کے کناروں تک — ہے فرمانروائے قادیاں بشیرالدین محمود احمدؓ

ہے آج کون خادم زمانے میں محمدؐ کا — ہے کون دل سے قرباں بشیرالدین محمود احمدؓ

ہے کون جس نے ہم کو مصیبت سے بچایا
ہے مسلم کا نگہباں بشیرالدین محمود احمدؓ

(خاکسار عبدالعزیز خاں گلزار دہلوی از قرول باغ دہلی)

لنڈن سے تعزیت کا تار

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ ہم نے سخت رنج کے ساتھ اپنے رفیق چوہدری ظہور احمد صاحب کے جد امجد کی وفات کی خبر کو سنا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی روح کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ ہم سب اس موقعہ پر چوہدری بشیر محمد صاحب [illegible]

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

ثالثی نامہ کے ذریعہ فیصلہ کرانے کے متعلق

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک مقدمے کا فیصلہ فرماتے ہوئے بعض ہدایات قلمبند فرمائی ہیں۔ ان ہدایات کا چونکہ عام لوگوں کو علم ہونا ضروری ہے اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا فیصلہ شائع کیا جاتا ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

(ناظم قضا)

چونکہ ثالثی نامہ فریقین نے اپنی مرضی سے کیا تھا۔ قضا کی طرف سے انہیں ایسا کرنے پر مجبور نہیں کیا گیا۔ تو اس لئے بورڈ کے فیصلہ میں دخل دینے کی میں کوئی وجہ نہیں پاتا۔ بورڈ کے فیصلہ میں صرف اس وقت دخل دیا جاتا ہے۔ جبکہ اسلامی شریعت یا ہمارے مقرر کردہ قضائی قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہو۔ لیکن جس پر دونوں فریق متفق ہو گئے ہوں۔ وہ ان کا بنایا ہوا قانون ہے۔ اس لئے اس کے ذمہ وار وہی ہیں۔

عام لوگوں کی واقفیت کے لئے میں یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جب کوئی دو فریق ثالثی نامہ پر راضی ہوئے ہوں۔ ایسا ثالثی نامہ ہمارے محکمہ میں کوئی قیمت نہیں رکھے گا۔ کیونکہ اگر ہم ایسے فیصلہ ثالثی کو تسلیم کریں۔ تو ہم ایک ایسی چیز کو تسلیم کرتے ہیں۔ جس میں ہمارا یا ہمارے قانون کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ اور ممکن ہے کہ وہ فیصلہ کوئی ایسے حالات میں کیا گیا ہو۔ جو شریعت کے خلاف ہوں یا سلسلہ احمدیہ کی ہدایت کے خلاف ہوں اور اگر ہم ایسا طریق اختیار کریں کہ بعض ثالثی فیصلوں کو تسلیم کریں۔ اور بعض کو نہ کریں۔ تو اس میں ہوشیار آدمی کے لئے دھوکا دینے کی گنجائش نکل آتی ہے۔ جب ایسے آدمی کو کسی سے اختلاف ہو۔ اور اسے خیال ہو کہ وہ ثالثی نامہ کے ذریعہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکے گا۔ تب وہ دوسرے فریق کو ثالثی نامہ پر راضی کرے گا۔ لیکن اگر ثالثی فیصلہ پورے طور پر اس کے حق میں نہ ہوا۔ تو وہ قضا میں آ جائیگا۔ اور معاہدہ شکنی کا مرتکب ہوگا۔ اور اس طرح جماعت کے اخلاق میں تنزل پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

پس ان حالات میں ہمارا فیصلہ یہی ہے کہ جو لوگ ثالثی فیصلہ کراتے ہیں۔ وہ اس فیصلہ پر قائم رہیں۔ تاکہ ان کی دیانتداری میں فرق نہ آئے۔ ایسے فیصلوں کے اجرا کا امور عامہ ذمہ وار نہیں ہوگا۔ جو لوگ چاہیں وہ اپنے حقوق کی حفاظت عدالت سرکاری کے ذریعہ کرا سکتے ہیں۔ امور عامہ کو اس معاملہ میں دخل نہیں دینا چاہیئے لیکن اگر یہ ثابت ہو کہ کسی شرعی یا اخلاق سے بچنے کے لئے کسی شخص نے یہ چالاکی کی ہے۔ تو امور عامہ کا فرض ہوگا۔ کہ وہ اس کے خلاف تعزیری کارروائی کرے۔ اسی طرح اگر ثابت ہو کہ ثالثوں نے خلاف شریعت فیصلہ کیا ہے یا شریعت کے قانون کے خلاف کشتی اور قانون کے مطابق فیصلہ کرنے پر رضامندی ظاہر کی تو انکے خلاف بھی تعزیری کارروائی کی جائے گی۔ دستخط مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۶/۶/۴۴

درود شریف پڑھنے کا طریق

(رقم فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

"درود شریف اس طور پر نہ پڑھیں جیسا کہ عام لوگ طوطے کے طور پر پڑھتے ہیں۔ نہ ان کو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے۔ اور نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبول کے لئے برکات الٰہی مانگتے ہیں۔ بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہیئے۔ کہ رابطہ محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس درجہ تک پہونچ گیا ہے۔ کہ ہرگز اپنا دل یہ تجویز نہ کر سکے۔ کہ ابتدائے زمانہ سے انتہا تک کوئی ایسا فرد بشر گزرا ہے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا۔ یا کوئی ایسا فرد آنے والا ہے۔ جو اس سے ترقی کرے گا۔ اور قیام اس مذہب کا اس طرح پر ہو سکتا ہے۔ کہ جو کچھ محبان صادق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں مصائب اور شدائد اٹھاتے رہے ہیں۔ یا آئندہ اٹھا سکیں۔ یا جن جن مصائب کا نازل عقل تجویز کر سکتی ہے۔ وہ سب کچھ اٹھانے کے لئے دلی صدق سے حاضر ہو۔ اور ایسی مصیبت عقل یا قوت واہمہ پیش نہ کر سکے کہ جس کے اٹھانے سے دل رک جائے۔ اور کوئی ایسا حکم عقل پیش نہ کر سکے۔ کہ جس کی اطاعت سے دل میں روک یا انقباض پیدا ہو۔ اور کوئی ایسا مخلوق دل میں جگہ نہ رکھتا ہو۔ جو اس جنس کی محبت میں حصہ دار ہو۔ اور جب یہ مذہب قائم ہو گیا تو درود شریف اس غرض سے پڑھنا چاہیئے۔ کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریمؐ پر نازل کرے۔ اور اس کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بنا دے۔ اور اس کی بزرگی اور اس کی شان و شوکت اس عالم اور اس عالم میں ظاہر کرے۔ یہ دعا حضور تام سے ہونی چاہیئے۔ جیسے کوئی مصیبت کے وقت حضور تام سے دعا کرتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ تضرع اور التجا کی جائے۔ اور کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہیئے کہ اس سے مجھ کو یہ ثواب ہوگا۔ یا یہ درجہ ملے گا۔ بلکہ خالص یہی مقصود چاہیئے کہ برکات کاملہ الٰہیہ حضرت رسول مقبولؐ پر نازل ہوں۔ اور اس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے۔ اور اسی مطلب پر انعقاد ہمت چاہیئے۔ اور دن رات دوام توجہ چاہیئے۔ یہاں تک کہ کوئی مراد اپنے دل میں اس سے زیادہ نہ ہو۔

پس جب اس طور پر یہ درود پڑھا گیا۔ تو وہ رسم و عادت سے باہر ہے۔ اور بلاشبہ اسکے عجیب انوار صادر ہونگے۔ اور حضور تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے۔ کہ اکثر اوقات گریہ و بکا ساتھ شامل ہو۔ اور یہاں تک یہ توجہ رگ و ریشہ میں تاثیر کرے۔ کہ خواب و بیداری یکساں ہو جائے۔ خاکسار غلام احمد

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بھائی کا عیب دیکھ کر اسکے لئے دعا کرو

"ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں۔ لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے۔ اور اسکو بیان کر کے دور سلسلہ چلاتے ہیں۔ تو گناہ کرتے ہیں۔ کونسا ایسا عیب ہے۔ جو کہ دور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہیئے۔ ایک صوفی کے دو مرید تھے ایک نے شراب پی اور نالی میں بے ہوش ہو کر گرا۔ دوسرے نے صوفی سے شکایت کی۔ اس نے کہا تو بڑا بے ادب ہے کہ اسکی شکایت کرتا ہے۔ اور جا کر اٹھا نہیں لاتا۔ وہ اسی وقت گیا اور اسے اٹھا کر لے چلا۔ کہتے تھے کہ ایک نے تو بہت شراب پی۔ لیکن دوسرے نے کم پی کہ اسے اٹھا کر لے جا رہا ہے۔ صوفی کا مطلب یہ تھا کہ تو نے اپنے بھائی کی غیبت کیوں کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے غیبت کا حال پوچھا تو فرمایا کسی کی سچی بات۔ کا اس کی عدم موجودگی میں اس طرح سے بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہو تو اسے برا لگے غیبت ہے۔ اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے۔ اور تو بیان کرتا ہے۔ تو اس کا نام بہتان ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لا یغتب بعضکم بعضاً ایحب احدکم ان یأکل لحم اخیہ میتاً ۲۶/۱۴ اسمیں غیبت کرنے کو ایک بھائی کے گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو آسمانی سلسلہ بنتا ہے ان میں عیب کرنیوالے بھی ضرور ہوتے ہیں۔ اور اگر یہ بات نہیں ہے۔ تو پھر یہ آیت بے کار ہو جاتی ہے اگر مومنوں کو ایسا ہی مطہر ہونا تھا۔ اور ان سے کوئی بدی سرزد نہ ہوتی۔ تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت تھی۔"

(الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۲ء)

سومنات کے مندر کے پاس حضرت کرشن جی کا مدفن

سومنات کا مندر دیکھنے کے بعد ہم قصبہ سے باہر نکل کر ایک جگہ پہنچے۔ جہاں ایک وسیع احاطہ کے اندر ہنود کا ایک اور مندر تھا۔ اور اس کے اندر جانے کی ممانعت تھی۔ اس احاطہ کے پچھواڑے میں شمال کی جانب دو زیارتیں مجھے دکھائی گئیں۔ ایک تو کسی مسلمان ولی کی قبر تھی۔ اس کے تین چار گز کے فاصلے پر ایک سفید جگہ تھی۔ جس پر ایک پیپل کا درخت تھا۔ پنڈت صاحب جو میرے ہمراہ تھے۔ مجھ سے مخاطب ہو کر بولے۔ دیکھئے یہ وہ جگہ ہے۔ جہاں سری کرشن جی مہاراج نے وفات پائی تھی۔ اس کا نام "دیہت سرگ" (Dehat Sarg) بتایا گیا۔ جس کے معنے ہیں انفصال روح از جسم۔ میں نے اس جگہ کو دیکھنے کے بعد کہا یہی آپ کا مدفن ہوگا۔ کیونکہ وہ جگہ جہاں کسی نبی یا ولی کا انتقال ہوا ہو۔ اس قدر قابل تعظیم نہیں ہو سکتی۔ جتنی وہ جگہ جہاں کوئی مقدس انسان دفن ہوا ہو۔ دوسرا ثبوت اس جگہ کے مدفن کرشن ہونے کا یہ ہے۔ کہ اس جگہ سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ایک اور مقام ہے۔ جہاں سری کرشن جی کے پاؤں میں تیر لگا تھا اور عام ہندو روایت کے مطابق اسی جگہ سری کرشن جی جان بحق ہو گئے تھے۔ پس آپ کے وفات پانے کی جگہ تو وہ مندر ہے۔ جس میں سری کرشن جی کی مورتی بھی رکھی ہوئی ہے۔ جو بعینہٖ ان کی وفات کے وقت کی صحیح تصویر ہے۔ یعنی اس مورتی کے پاؤں میں تیر چبھا ہوا ہے اور خون نکل کر بہہ رہا ہے۔ اس مندر کا نام بھیلکا تیرتھ ہے۔ اور اگر بالفرض تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ دیہت سرگ وہ جگہ ہے۔ جہاں انہوں نے وفات پائی۔ تو بھی یہ ماننا پڑیگا کہ اسی جگہ ان کو دفن بھی کر دیا ہوگا۔ کیونکہ کسی روایت نے ان کے مدفن کا کوئی دوسرا نشان نہیں بتایا۔

سری کرشن جی کی وفات کیسے ہوئی

سری کرشن جی کی وفات کے متعلق یہ روایت زبان زد خلائق ہے۔ کہ وہ جراسندھ کے حملوں سے تنگ آ کر اپنے اصلی وطن دوارکا میں چلے آئے تھے۔ اور یہاں آ کر اپنی موروثی ریاست کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی تھی۔ ان کی قوم جو جادوبنسی کہلاتی اور اس علاقہ میں آباد تھی۔ اس کے متعلق یہ روایت ہے۔ کہ اس میں پھوٹ پڑ گئی تھی۔ اس پھوٹ کی وجہ اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ سری کرشن جی اپنے زمانہ کے اوتار یعنی نبی تھے۔ اور ہر نبی بشیر و نذیر ہوتا ہے۔ ان کا مشن ہندوستان میں توحید کا پرچار تھا۔ اس پرچار کا لازمی نتیجہ قوم کے اندر تفرق و تشتت۔ تنازع اور تخاصم کا پیدا ہونا تھا۔ چنانچہ دونوں فریقوں میں جنگ و جدال تک نوبت پہنچ گئی۔ اور آخری یدھ میں سری کرشن جی مہاراج بذات خود شریک ہوئے طرفین میں سخت خونریزی ہوئی۔ لاکھوں افراد ہلاک ہو گئے۔ ان ناشدنی واقعات سے افسردہ خاطر ہو کر سری کرشن جی مہاراج اپنے وطن کو چھوڑ اور راج پاٹ پر لات مار کر بن کی طرف چل پڑے۔ اور پھرتے پھراتے سومنات کے قریب ایک جنگلی بن میں آ نکلے۔ چونکہ تھکے ماندے تھے۔ اس لئے آرام کرنے کی خاطر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ اس طرح کہ ایک پاؤں دوسرے گھٹنے پر ٹکا ہوا تھا۔ آپ کے پاؤں میں پدم (یعنی روشن نشان) تھا۔ سامنے سمندر بہتا تھا۔ سمندر کے کنارے ایک بھیل یا اہیر شکار کی تلاش میں پھر رہا تھا۔ اس نے دور سے جو اس پدم کو دیکھا۔ تو خیال کیا کہ ہرن کی آنکھ چمک رہی ہے۔ یہ خیال کر کے اس نے نشانہ لگایا۔ اور تیر ٹھیک نشانہ پر بیٹھا۔ جس سے مہاراج جانبر نہ ہو سکے۔ اور وہیں جان بحق ہو گئے۔ ایک ہندی شاعر نے اس واقعہ کو یوں نظم کیا ہے:-

کرشن مراری جائے دوارکا ایسا دور چلایا
جادو ونش میں پھوٹ پڑی آپس میں یدھ رچایا۔
بڑی ہتیلی چھپے مراری نکل یدھ سے گئے۔
ایک اہیر نے تیر جو مارا پران مکت ہو گئے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وفات کے بعد قریب کے لوگ آپ کی لاش اٹھا کر پربھاس پٹن لے آئے۔ اور وہیں آپ کو دفن کر دیا۔ پس یہ جگہ جس کو اب دیہت سرگ کہا جاتا ہے۔ یہی آپ کا مدفن ہے۔

میرے ہمراہی پنڈت صاحب نے فرمایا۔ کہ یہاں لوگ زیارت کے لئے آیا کرتے تھے۔ چونکہ اس کے بالکل قریب ایک مسلمان کی قبر ہے۔ اس لئے مسلمان ہندوؤں کو اس استھان کی زیارت سے روکتے تھے۔ اس پر دونوں قوموں میں تنازع ہوا۔ اور طرفین کے پچاس آدمی مارے گئے۔ آخر نواب صاحب جوناگڑھ نے جو اس علاقہ کے حاکم ہیں حکم دے دیا کہ کوئی مسلمان قبر کی زیارت کے لئے نہ آئے۔ اور نہ کوئی ہندو سری کرشن کے مدفن کے پاس آئے۔ پنڈت صاحب کی زبانی یہ کہانی سن کر میں نے کہا۔ یہ کرشن جی کی قبر ہے۔ ان کا خیال تھا۔ کہ ہندو لوگ تو مردوں کو جلاتے ہیں۔ اور اس جگہ ان کے خیال میں سری کرشن جی کو جلایا گیا ہوگا۔ مگر میں نے کہا نہیں اس زمانہ میں دفن کرنے کا رواج تھا۔ چنانچہ ۱۹۰۹ء میں حضرت گوتم بدھ کی ہڈیاں پشاور کے پاس ایک جگہ سے ملی تھیں۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ گوتم بدھ بھی دفن ہوئے۔ اور سری کرشن جی گوتم بدھ سے چند صدیاں پہلے گزرے ہیں۔ علاوہ ازیں ہندوؤں میں یہ رواج عام طور پر چلا آتا ہے۔ کہ سنیاسیوں سادھوؤں اور بچوں کو معصوم سمجھ کر آگ میں نہیں جلاتے پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ سری کرشن یا گوتم بدھ جیسے اوتاروں کی لاشوں کو آگ کی نذر کیا جاتا۔ علاوہ ازیں یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے۔ کہ مہابھارت کے زمانے کے دیگر رشیوں اور مقدسوں کے جلانے کا تو کسی کتاب میں ذکر بھی نہیں۔ کورو پانڈو یدھ میں جتنے بڑے بڑے اور مہاپرش قتل ہوئے وہ سب زیر زمین ہی دفن ہوئے۔ کیونکہ ان میں سے کسی کے آگ میں جلانے کا ذکر نہیں۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جلانے کا رواج عام دو ہزار سال سے ہوا ہے۔ اور سنئے:۔

رامائن میں ذکر آتا ہے۔ کہ رام چندر جی جب سیتا کی تلاش میں چلے جا رہے تھے۔ تو ایک راکشس مسمی کابندھ نے ان کا مقابلہ کیا۔ رام چندر جی نے اس کو مار ڈالا۔ اور اسے زمین کے اندر دفن کیا۔ جس سے ثابت ہے کہ اس زمانے میں آریہ لوگ مردوں کو دفن کرتے تھے۔ علاوہ ازیں رگوید اور اتھروید کے منتروں سے بھی رسم تدفین کا ثبوت ملتا ہے۔ ایک منتر میں ایک مردہ کو دفن کرتے وقت مخاطب کیا گیا ہے:۔

"اے مرنے والے اس فراخ زمین میں جو بمنزلہ تیری ماتا ہے۔ چلا جا۔ تیری ماتا بہت کشادہ اور سندر ہے۔ خدا کرے کہ اس کا مس تجھے ایسا نرم معلوم ہو۔ جیسا کہ پشم یا استری کا ہاتھ ہوتا ہے۔ تم نے یگیاں تیار کی ہیں۔ ایسا ہو کہ تیری ماتا یعنی قبر تجھے گناہوں کے خمیازہ سے بچانے اچھی طرح سے اس کی حفاظت کرنے والی بن جا۔ اور یوں اس کو ڈھانپ لے جیسے ماں بچے کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اے دھرتی ماتا تو مرنے والے کے لئے کھل جا اور اسے نہ بھینچ۔"

رگ وید منڈل نمبر ۱۰ سوکت نمبر ۱۸ منتر نمبر ۱۰، ۱۱ اتھروید کانڈ ۱۸ انوواک ۳ منتر ۴۹، ۵۰ اسی رگ وید نے بتایا ہے۔ کہ بعض لوگوں کو جلایا بھی جاتا تھا۔ لیکن یہ لوگ کون ہوتے تھے؟ وہی جو مہاپاپی ہوں۔ اور ان کا آگ میں جلانا اس غرض سے ہوتا تھا کہ تا اگنی ان کو گناہوں سے پاک کر دے۔ چنانچہ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۵ منتر ۱۴ اور اتھروید کانڈ ۱۸ انوواک ۲ منتر ۳۴ میں دو قسم کے پتروں کا ذکر ہے۔ ایک وہ جن کو زمین میں دفن کیا گیا۔ اور دوسرے وہ جن کو آگ میں۔ لچھوی قوم کے لوگوں میں خصوصاً مردہ دفن کرنے کا رواج بہت دیر تک رہا۔ اگر خوف طوالت نہ ہوتا۔ تو میں مفصل بیان سے ثابت کر دیتا کہ قدیم پارسی۔ یونانی۔ رومی چینی اور سب قومیں مردوں کو دفن ہی کیا کرتی تھیں۔ اور جن قوموں میں انبیاء آئے۔ وہ تو کسی صورت میں تحریق یعنی جلانے کی رسم کو گوارا کر ہی نہیں سکتی تھیں۔ پھر سری کرشن جی جو پوتر اور مقدس اوتار اور خدا کے نبی تھے۔ ان کے پاک جسم کو جلانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پس دیہت سرگ کا نشان جو سومنات سے ایک میل شمال کی جانب ہے۔ وہ سری کرشن جی کا مدفن ہے۔ راقم خاکسار نعمت اللہ گوہر (۲-۷-۴۶)

ہماری تبلیغی جدوجہد

مئی ۱۹۴۶ء میں ۱۸۹ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ۱۱۸ نومبایعین نے مندرجہ ذیل احباب کے ذریعہ بیعت کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ انچارج دفتر بیعت قادیان

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
جناب سیف الاسلام صاحب ضلع میمن سنگھ بنگال	۱۲
جناب خدا بخش صاحب سیکرٹری / جناب دین محمد صاحب پریذیڈنٹ شکار	۶
جناب مستری علی محمد صاحب پردیسی دارالرحمت قادیان	۵
جناب رحمت اللہ صاحب پھیروچیچی	۵
جناب بشیر احمد صاحب ولد اسمٰعیل صاحب دارالیوربیٹ	۴
جناب مولوی دل محمد صاحب کھارا	۳
کریم بی بی صاحبہ تلونڈی جھنگلاں	۳
جناب صوبے خانصاحب اجمیری پٹواری ہوشیار پور	۳
جناب محمد عبداللہ صاحب انور آنریری مبلغ ڈیرہ بابا نوالہ	۳
جناب ملک گل محمد صاحب چک مین لائن براستہ پھلرون	۳
جناب سید محمد حسین صاحب آفس ڈانگوٹی سیالکوٹ	۲
جناب محمد ابراہیم صاحب شاد مدرس موسن ضلع شیخوپورہ	۲
جناب محمد عبداللہ صاحب کارکن انتہائی کشمیر	۲
جناب غلام نبی صاحب کلرک دفتر محاسب قادیان	۲
جناب سخی محمد صاحب چکوال ضلع جہلم	۲
جناب محمد بدیل صاحب کمال ڈیرہ سندھ	۲
جناب غلام محمد صاحب بنیالی نوبس	۲
سیکرٹری انجمن احمدیہ خانکی ہیڈ	۲
جناب قریشی عبدالقادر صاحب اعوان مسجد فضل قادیان	۲
جناب ماسٹر فضل الدین صاحب محمد آباد سٹیٹ سندھ	۲
جناب شیخ ولی محمد صاحب سوداگر چرم چھوٹی گوال ٹولی اندور	۱
جناب احمد الدین صاحب حجام محلہ دارالرحمت قادیان	۱
جناب احمد صاحب پسر محمد عالم صاحب قادیان	۱
جناب محمد موصیل صاحب کی ال ڈیرہ سندھ	۱
جناب محمد ملک صاحب نصرت آباد سندھ	۱
جناب چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ اوکاڑہ	۱
جناب مشتاق احمد صاحب واقف زندگی بیتو کی سیالکوٹ	۱
فاطمہ بی بی صاحبہ تلونڈی جھنگلاں	۱
جناب محمد صادق صاحب قریشی لاہور	۱
سید بشارت احمد صاحب حیدر آباد دکن	۱
جناب نور محمد صاحب باڈی گارڈ قادیان	۱
حوالدار رحمت علی صاحب بھینی بانگر	۱
نواب الدین صاحب ولد پیر محمد صاحب تلونڈی جھنگلاں	۱
پیر محمد صاحب سکنہ پیرو شاہ	۱
نائیک اللہ رکھا صاحب ۱۵/۸ پنجاب رجمنٹ کلکتہ	۱
جناب مستری محمود احمد صاحب ناصر سپروائزر لالہ موسیٰ	۱
جناب حفیظ الرحمن صاحب کلو سوہل	۱
محمود احمد صاحب منشی فاضل دفتر الفضل	۱
شمس الدین صاحب آڈیٹر کوٹ کپورا	۱
عبدالعزیز صاحب ۸ سکھ رجمنٹ ڈاکخانہ پنڈلوتہ A.P.O. ۱۱۰	۱
جناب قاضی محمد عمر خانصاحب ہوتی مردان	۱
چوہدری فتح محمد خانصاحب چیف سرگودھا	۱
محمد اقبال صاحب دفتر ان تین کلکتہ	۱
عنایت اللہ صاحب چک غازی	۱
مستری عبدالکریم صاحب لکھنؤ	۱
فضل محمد خانصاحب عرب منزل کانپور	۱
منشی خدا بخش صاحب بھاگو راؤں	۱
امیر الدین صاحب چوک جھال سنگھ امرتسر	۱
اسرار محمد۔ ابرار محمد جنرل مرچنٹس قصبہ راٹھ ضلع ہمیر پور یو۔پی	۱
جناب شریف احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری	۱
جناب محمد علی صاحب چیمبر رسالہ ریلیف سیالکوٹ	۱
چوہدری عزیز احمد صاحب کراچی	۱
شیر محمد صاحب راجپوت تلونڈی جھنگلاں	۱
سپاہی فضل علی صاحب جموں	۱
جناب چوہدری خوشی محمد صاحب ہیڈ ماسٹر اجمیر ضلع ہوشیار پور	۱
جناب غلام رسول شاہ صاحب باڑی پورہ کشمیر	۱
جناب ڈاکٹر سلطان علی صاحب اڑی بوچھیاں	۱
جناب چوہدری خیر الدین صاحب ساکن بجراح	۱
جناب میاں بخش صاحب پریذیڈنٹ محمد آباد سندھ	۱
جناب منشی محمد علی صاحب محمد آباد سندھ	۱
جناب شیخ محمد صادق صاحب ریلوے ہسپتال انبالہ	۱
جناب ایس اے صوفی جگادھری	۱
حضرت سیٹھ عبداللہ اللہ دین صاحب	۱
خدام الاحمدیہ پارٹ برہمن بڑیہ	۴
جناب عبدالرحمن صاحب احمدی چھانہ بنی کشمیر	۱
جناب سید بہاول شاہ صاحب کنٹراکٹر کرم سنگھ امرتسر	۱

ایک خاتون کے مخلصانہ اضافہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اظہار خوشنودی

مسز اے حمید صاحب لاہور سے لکھتی ہیں۔ حضور کا ۳۱ مئی کا خطبہ پڑھا۔ اپنی کوتاہیوں اور سستیوں پہ دل نادم اور زار زار رو رہا ہے۔ کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بڑی بڑی قربانیاں کر رہے ہیں اور میں کچھ بھی نہیں۔ کیا میری یہ حقیر سی پونجی حضور قبول فرمائیں گے۔ حضور بے شک یہ نہایت حقیر اور قلیل ترین رقم ہے جس کے پیش کرنے میں عاجزہ نہایت شرمسار ہے۔ مگر جب میرے امام کی آواز میرے کان میں آئے تو میرا دل بے اختیار لبیک کہتا ہے چاہے میرے پاس کچھ نہ ہو۔ عاجزہ تحریک جدید کے بارھویں سال میں چالیس روپیہ ادا کر چکی ہے۔ اب اس میں پچاس روپیہ کا۔ اور کالج فنڈ میں پچاس روپیہ کا اضافہ کرتی ہے۔ نصرت فنڈ میں پچاس روپیہ۔ مسجد اقصیٰ کے سائبانوں کے لئے پچیس روپیہ کا وعدہ بھیج حضور سے اور یکم جولائی سے پانچ روپیہ کسی غریب طالب علم کے لئے وظیفہ بھیج دیا کروں گی۔ حضور جسے مناسب خیال فرمائیں دیدیں۔ عنقریب رقم ادا ہوگی۔ حضور دعا فرمائیں۔

یہ وہی وظیفہ ہے جو تحریک جدید کے ماتحت مدرسہ احمدیہ کے غریب طلباء کے لئے ہے۔ اس کا نام وظائف مدرسہ احمدیہ ہے۔ اس مد میں حضور نے ایک طالبعلم کا خرچ پانچ روپیہ ماہوار کی شرح سے آٹھ سال کا خرچ پچاس طالب علموں کے لئے چھیانوے ہزار (۹۶۰۰۰/-) روپیہ عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا اور اس میں سے پانچ ہزار دو سو (۵۲۰۰/-) روپیہ ادا ہو چکا ہے۔ اور بھی کئی دوست ہیں جو اس مد میں حصہ لے رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ مسز اے حمید صاحب کے مخلصانہ وعدوں پر اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔ اور ان کے لئے دعا کی۔ حضور فرما چکے ہیں کہ سینکڑوں نہیں ہزاروں آدمی ایسے ہیں جو مالی امداد تو دیتے ہیں۔ مگر اتنی کم دیتے ہیں جو ان کی عام مالی حالت سے بہت کچھ گری ہوئی ہے ..... تحریک جدید کا کام اتنا وسیع ہو چکا ہے کہ درحقیقت اس کا بوجھ بادشاہتیں بھی اچھی طرح نہیں اٹھا سکتی ہیں۔

پس وہ جن کے چندہ تحریک جدید کا معیار ان کی عام مالی حالت سے گرا ہوا ہے مثلاً دو سو۔ تین سو چار سو۔ پانچ سو یا ہزار دو ہزار یا اس سے اوپر ماہوار آمد والے احباب۔ پانچ۔ دس۔ بیس۔ تیس پچاس روپیہ سالانہ تحریک جدید میں دے رہے ہیں۔ وہ اپنی موجودہ آمد کے مطابق نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو لکھا جائے۔ ایڈیٹر

بحری فوج کے پنجابی مسلمانوں کیلئے سندھ میں نہری زمین حاصل کرنیکا موقع

گورنمنٹ کی طرف سے حسب ذیل اعلان سندھ میں زمین حاصل کرنے کیلئے شائع ہوا ہے سندھ میں سکھی ڈھنڈ کے علاقہ میں نہری زمین آباد کرنے کیلئے گورنمنٹ کو ایسے آبادکاروں کی ضرورت ہے۔ جو ہندوستان کے شاہی بیڑے سے ڈسچارج ہو چکے ہوں۔ یا رخصت پر ہوں اُن کو ویلفیر سیکشن۔ نیول ہیڈ کوارٹرس (۱) نیو دہلی میں درخواست کرنی چاہیئے اور یہ درخواستیں ۳۱ جولائی تک نئی دہلی میں پہنچ جانی چاہئیں درخواست کنندہ پنجابی مسلمان ہو اور نہری زمین کی آبادی کا تجربہ رکھتا ہو مکمل اطلاعات اور درخواست کیلئے فارم ویلفیر سیکشن۔ نیول ہیڈ کوارٹرس (ہندوستان) نئی دہلی یا اسسٹنٹ چیف سول لیمیسن آفیسر (نیول)، ناردرن ایریا۔ ۸ سادڈیوس روڈ لاہور سے مل سکتی ہیں۔

(فتح محمد سیال)

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں۔ تاکہ کسی کو اگر کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۴۷۹ مسماۃ فضل بی بی زوجہ حکیم عبداللطیف صاحب قوم راجپوت عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۰۷ء ساکن احمد آباد گھٹیالیاں۔ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر ۱۵۰ روپے وصول کرکے میں اشاعت اسلام میں خرچ کر چکی ہوں۔ اب میرے لڑکوں مسمی عطاء الرحمن صاحب ہیڈ کنسٹبل پولیس و ضیاء الرحمن صاحب نے مبلغ ۴۰۰ روپے دینے کا وعدہ فرمایا ہے اس کے علاوہ میرے لڑکے ضیاء الرحمن صاحب مجھے دس روپے ماہوار دیتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

الامۃ فضل بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد ضیاء الرحمن پسر موصیہ گواہ شد عطاء الرحمن پسر موصیہ۔

نمبر ۹۴۹۱ مسماۃ مبارکہ بیگم زوجہ عبدالحمید صاحب بٹ احمدی قوم کشمیری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن نارووال ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۶/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ گلوبند وزنی سوا دو تولہ۔ کلپ وزنی ۸ ماشہ۔ انگوٹھی وزنی ۴ ماشہ۔ لاکٹ وزنی دس ماشہ۔ نقد ۱۲۷ روپے مہر ۴۰۰ روپیہ بذمہ خاوند۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ مبارکہ بیگم بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد۔ مولوی غلام رسول جانگریاں۔ گواہ شد: عبدالحمید بٹ خاوند موصیہ۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۴ جولائی۔ محکمہ ڈاک کے ڈائرکٹر جنرل نے ایک بیان میں ان لوگوں کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے ہڑتال کے سلسلے میں اپنی خدمات محکمہ ڈاک کو پیش کی ہیں۔ آپ نے کہا اگر چند اور رضا کار مل سکے تو امید ہے کہ حالات میں کافی اصلاح ہو جائے گی۔ آپ نے اس خبر کی تردید کی کہ محکمہ ڈاک کے اعلیٰ حکام نے ہڑتالیوں کے مطالبات پر ہمدردانہ طور پر غور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

کراچی ۱۴ جولائی۔ سندھ کی حزب مخالف کے لیڈر مسٹر جی۔ ایم سید نے اس امر کے خلاف احتجاج کیا ہے کہ گورنر سندھ نے دستور ساز اسمبلی کے لئے نمائندوں کے انتخاب کے بعد سندھ اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ موجودہ وزارت صرف گورنر سندھ کی ناجائز حمایت کی وجہ سے قائم ہے ورنہ آئینی طور پر اب اسے حکومت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

کلکتہ ۱۴ جولائی۔ بنگال کے بعض علاقوں میں شدید بارش کی وجہ سے سیلاب آگیا ہے جس کی وجہ سے کئی گاؤں بہہ گئے ہیں۔ اور ریلوں کی آمد و رفت رک گئی ہے۔

ناگپور ۱۴ جولائی۔ یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء سے سی۔ پی اور برار میں نشہ بندی کا قانون نافذ کر دیا جائے گا۔

ڈربن ۱۴ جولائی۔ جمعہ کے دن جن گیارہ ہندوستانیوں کو سول نافرمانی کرنے کی پاداش میں گرفتار کیا گیا تھا۔ آج عدالت نے انہیں مجرم ٹھہراتے ہوئے دو دو اور تین تین ماہ کی سزائے قید کا حکم دیدیا ہے۔

لنڈن ۱۴ جولائی۔ گورنر برما بعض امور کے سلسلے میں مشورہ کرنے کے لئے آج بذریعہ طیارہ لنڈن پہنچے۔

لاہور ۱۳ جولائی۔ آج لاہور میں بھی محکمہ ڈاک کے نوٹر گریڈ سٹاف نے مکمل ہڑتال کر دی۔ پبلک کو ڈاک حاصل کرنے میں بے پناہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔

دہلی ۱۳ جولائی۔ حکومت ہند ایک قانون منظور کر رہی ہے۔ جس کا مقصد کارخانوں میں مزدوری کے حالات کو بہتر بنانا ہے۔ اس قانون کے مطابق ہر روز آٹھ گھنٹے اور ہفتے میں اڑتالیس گھنٹوں سے زیادہ کام نہیں لیا جائے گا۔ چار گھنٹے کی مسلسل مزدوری کے بعد ایک گھنٹے کے آرام کی اجازت ہوگی۔ مقررہ وقت سے زیادہ کام لینے کے لئے زائد وقت کی اجرت دی جائے گی۔

حیدر آباد دکن ۱۴ جولائی۔ مسٹر محمد علی جناح نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ برطانوی پارلیمنٹ اور برطانوی پریس میں یہ سمجھا جا رہا ہے کہ کانگرس نے وزارتی سکیم منظور کر لی ہے۔ حالانکہ کانگرس کے صدر پنڈت نہرو نے حال ہی میں ایک بیان میں صاف الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ کانگرس نے صرف دستور ساز اسمبلی میں جانا منظور کیا ہے اس کے سوا اور کچھ بھی منظور نہیں کیا۔ در اصل وزارتی مشن ضرورت سے زیادہ اس امر کے متعلق بے چین تھا کہ کسی نہ کسی طرح کانگرس بھی ان کی سکیم کو منظور کر لے۔ اس بے چینی کا یہ نتیجہ تھا کہ مشن نے کانگرس کی طرف سے شائع کردہ قرارداد سے یہ نتیجہ اخذ کر لیا کہ اس نے سکیم مان لی ہے۔ لیکن اب صدر کانگرس کی طرف سے اس قرارداد کی وضاحت کے بعد مشن برطانوی پارلیمنٹ اور برطانوی پریس کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں اور اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ کانگرس نے وزارتی سکیم کو منظور نہیں کیا۔

بیان کے آخر میں آپ نے کہا کہ عنقریب مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں ان تمام حالات پر غور کرنے کے بعد مسلم لیگ ضروری قدم اٹھائے گی۔

نئی دہلی ۱۴ جولائی۔ نوابزادہ لیاقت علی خان نے اعلان کیا ہے کہ مسلم لیگ بلوچستان سے دستور ساز اسمبلی کے لئے اپنا کوئی نمائندہ کھڑا نہ کرے گی۔ کیونکہ یہ نمائندہ چننے کا اختیار شاہی جرگے کو دیا گیا ہے۔ جس کے ممبر حکومت کی طرف سے نامزد کئے جاتے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ مجھے امید ہے کہ شاہی جرگہ ایسے ہی شخص کو نمائندہ منتخب کرے گا جو اسمبلی میں لیگ کا ساتھ دے۔

واشنگٹن ۱۴ جولائی۔ امریکہ کے ایوان نمائندگان نے ۴۶ ووٹوں کی زیادتی سے برطانیہ کو پونے چار ارب ڈالر قرض دینے کا بل منظور کر لیا ہے۔

نیو ہمبرگ ۱۳ جولائی۔ آج یہاں پر سائنس کا ایک نیا تجربہ کیا گیا ہے زیادہ گرمی کے اثر کو زائل کرنے کے لئے مصنوعی بارش کی گئی جس سے موسم میں خوشگوار تبدیلی واقع ہوگئی۔

لنڈن ۱۳ جولائی۔ امریکہ اپنے سمندروں میں سے لاکھوں گیلن تیل۔ لاکھوں ٹن مچھلی اور دیگر اشیاء حاصل کرنے کی امید رکھتا ہے۔ خلیج میکسیکو کے کنارے ایک سائنٹیفک سروے کا کام شروع کیا گیا ہے۔ اگر کامیابی ہوگئی۔ تو امید کی جاتی ہے۔ کہ امریکہ معدنیات سے مالا مال ہو جائیگا۔

لاہور ۱۳ جولائی۔ پنجاب اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کی طرف سے آج پنجاب کی کولیشن وزارت کے خلاف اور ارکان وزارت کے خلاف ان کی انفرادی حیثیت میں عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیدیا گیا ہے۔ ابھی تک اس امر کا فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ آیا اس اجلاس میں اس قسم کی تحریک پیش بھی ہو سکتی ہے یا نہیں یاد رہے کہ سندھ میں اس قسم کی تحریک پیش کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

نئی دہلی ۱۳ جولائی۔ مسلم لیگ نے آئینی ما[illegible] ہرین کا ایک کمیٹی [illegible] قائم کر دی ہے جو دستور ساز اسمبلی کے مسلم لیگی ارکان کو آئینی امور کے متعلق مشورہ دیا کرے گی۔

استنبول ۱۳ جولائی۔ صوبہ انقرہ کے ۵۳ سالہ درویش گورنر اپنی جلتے ہوئے آتش پر تیرا سرار حالات میں گولی کا نشانہ بنا دیئے گئے۔ پولیس کو شبہ ہے۔ کہ یہ واقعہ بین الاقوامی سیاسی حرکات کا نتیجہ ہے۔

دہلی ۱۳ جولائی۔ نوابزادہ لیاقت علی خان جنرل سیکرٹری مسلم لیگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس بجائے ۲۸، ۲۹ تاریخ کے اب ۲۷-۲۸ جولائی کو بمبئی میں ہوگا۔ اور لیگ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲۶ جولائی کو ہونا قرار دیا گیا ہے۔

پیرس ۱۳ جولائی۔ ایم مولوٹوف نے وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جرمنی کے ٹکڑے نہ کئے جائیں۔ ایک ہارے ہوئے دشمن سے اس قدر شدید انتقام لینا مناسب نہیں ہے۔ جرمنی کو اناج پیدا کرنے والا ملک بنا دینے کے بجائے اس کو صنعتی ترقی کا موقع دینا چاہیئے۔ اور اس کی مرکزی حکومت کی ابھی سے بنیاد رکھ دینی چاہیئے۔ روسی وزیر خارجہ کی اس تقریر کو جرمنی میں بہت سراہا جا رہا ہے

نئی دہلی ۱۳ جولائی۔ معلوم ہوا کہ اگر مسلم لیگ نے وزارتی تجاویز کو مسترد کر دیا تو سارے سکیم کو ہی واپس لے لیا جائے گا۔ اور اس مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔ کہ ہندوستانی ہندوؤں کی ایک گول میز [illegible] کانفرنس [illegible] منعقد کر کے سمجھوتہ کی کوئی راہ نکالی جائے۔ برطانی حکومت کے آدمی دو دیہ کا انحصار اب مسلم لیگ [illegible]

جناب حکیم سراج الدین صاحب کا مکتوب

میں نے مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کا سرمہ مبارک ایک شخص کو جس کی آنکھیں غبار و دھند کی ہوئی تھیں استعمال کروایا۔ بفضلہ تعالیٰ ختم ہوئی تھی شیشی کہ وہ نئے سرے سے کافی صحت ہوئی۔ الحمد للّٰہ علی ذالک الشفاء۔ چنانچہ انہوں نے سمجھا کہ یہ آنکھوں کی امراض کے لئے مجھے اپنے گھر بلایا اور آنکھوں کے مریض کو وہ سرمہ استعمال کرایا سب کو فائدہ ہوا۔ افریقہ میں ایک سوداگر صاحب کی آنکھوں سے پانی بہتا تھا۔ میں نے انکو یہی سرمہ بھیجا۔ آنکھوں سے پانی بھی رک گیا اور بینائی بھی تیز ہوگئی۔ افریقہ میں بھی اس سرمہ کی شہرت پھیل گئی۔ وہاں اسکی کئی شیشیاں بھیجی گئیں۔ واقعی عجیب چیز ہے

خاکسار حکیم سراج الدین احمد اندرون بھاٹی گیٹ۔ لاہور۔

سرمہ مبارک نورِ چشم

دواخانہ نور الدین قادیان

سرمہ مبارک فی تولہ عہ